نئی حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے

جاوید چودھری

یہ مسئلہ ۱۲ر فروری ۲۰۰۸ کو شروع ہوا۔ ڈنمارک کے مغرب میں "AARHUS" نام کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس قصبے میں پولیس نے صبح سویرے ایک گھر پر چھاپہ مارا اور تین مسلمان باشندے گرفتار کر لیے۔ ان میں سے ایک کا تعلق مراکش سے تھا جبکہ باقی دو تنزانیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پولیس کا دعویٰ تھا یہ تینوں ایک کارٹونسٹ کرٹ ویسٹر گارڈ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ کرٹ ویسٹر گارڈ ان بارہ کارٹونسٹوں میں شامل تھا جنھوں نے ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۵ء کو ڈنمارک کے مشہور اخبار ''یولاند پوسٹن'' کے لیے گستاخانہ خاکے بنائے تھے۔ کرٹ ویسٹر گارڈ کی عمر ۷۳ سال ہے اور یہ مسلمان فدائیوں سے چھپ کر بیٹھا تھا۔ پولیس اور خفیہ ادارے اس کی حفاظت پر مامور تھے۔ ان اداروں نے دیکھا چند لوگ کرٹ ویسٹر گارڈ کے معمولات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ خفیہ والوں نے جب ان لوگوں کی نگرانی شروع کی تو معلوم ہوا یہ لوگ کرٹ ویسٹر گارڈ کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ یوں پولیس نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ کرٹ ویسٹر گارڈ کے خلاف اس اقدام کے کے خلاف اس اقدام کی خبر اخبارات تک پہنچی تو ''یولاند پوسٹن'' نے کرٹ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے ایک بار پھر گستاخی کر دی۔ اخبار نے ۱۳ر فروری کو مزید ایک گستاخانہ خاکہ شائع کر دیا۔ اگلے دن ڈنمارک کے تین، سویڈن کے دو اور ہالینڈ اور سپین کے پانچ اخبارات نے بھی یہ خاکہ چھاپ دیا۔ جس کے بعد گستاخی کا یہ سلسلہ چل نکلا اور یوں پچھلے ایک ماہ کے دوران یورپ کے ۱۷ اخبارات یہ گستاخانہ حرکت کر چکے ہیں۔ یہ خاکے یوٹیوب پر بھی چڑھائے گئے لیکن پاکستان میں احتجاج کے بعد حکومت نے یوٹیوب پر پابندی لگا دی اور اس کے بعد یوٹیوب سے یہ خاکے اڑا دیئے گئے۔

گستاخانہ خاکوں کا سلسلہ ستمبر ۲۰۰۴ء میں شروع ہوا تھا۔ ۲۰۰۴ء کے آخر میں ڈنمارک کے مصنف کرے بلوٹیکن نے بچوں کے ذاتِ اقدس پر ایک کتابچہ لکھا۔ وہ کتابچے میں (نعوذ باللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ڈنمارک کے بے شمار مصوروں سے رابطہ کیا لیکن انھوں نے معذرت کر لی۔ وہ بعد ازاں ایک دوست کے ذریعے سے ''یولاند پوسٹن'' اخبار کے دفتر گیا۔ اس نے اخبار کے ایڈیٹر سے اپنا مسئلہ ڈسکس کیا اور اس دوران ایڈیٹر کے دماغ میں یہ شیطانی آئیڈیا آ گیا۔ ایڈیٹر نے ۴۰ کارٹونسٹوں سے رابطہ کیا۔ ۲۸ نے انکار کر دیا لیکن کرٹ ویسٹر گارڈ سمیت ۱۲ گستاخ اس قبیح جسارت پر رضامند ہو گئے۔ یوں یہ خاکے بنے اور انھوں نے پوری دنیا کا امن غارت کر دیا۔ ۲۰۰۵ء سے آج مارچ ۲۰۰۸ء تک عالم اسلام اس گستاخانہ حرکت پر کوئلوں پر لوٹ رہا ہے اور لوگوں کا بس نہیں چل رہا۔ وہ ان گستاخوں کو کیا سزا دیں؟ ان خاکوں کو دیکھتے ہوئے ہالینڈ کے ایک سیاست دان کرٹ ویلڈرز نے بھی قرآن کے خلاف پندرہ منٹ کی ایک فلم بنا دی۔ کرٹ ویلڈرز ''پارٹی فار فریڈم'' نام کی ایک سیاسی جماعت کا بانی اور سربراہ ہے اور ہالینڈ کی پارلیمنٹ میں اس کے نو ارکان ہیں۔ کرٹ ویلڈرز عربوں کے خلاف بیانات، نبی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی وجہ

سے پورے یورپ میں مشہور ہے۔ وہ ہر مہینے اسرائیل کا دورہ کرتا ہے اور موساد کے ساتھ اس کے قریبی تعلقات ہیں۔ یہ ایک ایسی فتنہ پرور فلم ہے جس کے بارے میں خود ہالینڈ حکومت کا خیال ہے کہ جب یہ فلم ریلیز ہوگی تو اس دن ہمیں اسلامی دنیا میں اپنے سفارتخانے بند کرنا پڑ جائیں گے۔ یورپی یونین، ناٹو اور امریکہ بھی یہ فلم رکوانے کی کوشش کر رہا ہے لیکن گرٹ ویلڈرز نہیں مان رہا۔ پاکستان میں موجود برطانوی سفارت خانے نے جنوری ۲۰۰۸ء میں اپنے عملے کے تمام افراد کو ایک خط کے ذریعے اس فلم کے بارے میں مطلع کر دیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ جوں ہی یہ فلم ریلیز ہو تمام لوگ اپنی حرکات وسکنات محدود کر دیں۔ اسی طرح کی ایک اور گستاخی کا سلسلہ امریکہ میں شروع ہونے والا ہے۔ ایک امریکی مصنف رابرٹ سپنسر نے ''دنیا کا عدم برداشت پر مبنی مذہب اور اس کے بانی کی حقیقت'' کے نام سے ایک گستاخانہ کتاب تحریر کی اور امریکہ کے ایک ہفت روزہ ''ہیومن ایونٹس'' نے اس کتاب کی مفت کا پیاں تقسیم کرنے کا اعلان کر دیا اور یہ اعلان بھی آنے والے دنوں میں فساد کی جڑ بن جائے گا۔

دنیا میں مقدس ہستیوں کی شبیہہ کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ عراق اور لبنان کے علماء کرام کا موقف اس سلسلے میں ذرا سا نرم ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں دین کی ترویج اور وضاحت کے لیے شبیہہ یا تصویر کی گنجائش موجود ہے جب کہ باقی اسلامی دنیا اس موقف سے اختلاف کرتی ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان سمیت ۵۹ اسلامی ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو مقدس ہستیاں تو رہی ایک طرف عام جانداروں کی تصاویر تک کو جائز نہیں سمجھتے، لیکن اس کے باوجود ہمیں یہ حقیقت بھی ماننا پڑے گی کہ ماضی میں بعض اسلامی حکومتیں بھی اس قسم کی غلطیاں کرتی رہیں مثلاً آپ پرشین اور عثمانیہ دور کو لے لیجیے۔ اس دور میں ایسے خاکے، منی ایچرز اور تصاویر بنائی گئی تھیں جن پر اس وقت کے علماء کرام نے اعتراضات کیے تھے۔ البیرونی کی ایک کتاب ''الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ'' میں بھی ۲۵ خاکے موجود تھے، جن میں سے پانچ کا تعلق براہِ راست نبی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے ساتھ تھا۔ چودھویں صدی کے آغاز میں ایران کے ایک مصنف راشد الدین نے ''جامع التواریخ'' کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ یہ کتاب ۰۶-۱۳۰۵ عیسوی میں شائع ہوئی تھی اور اس میں بھی خاکے موجود تھے۔ ایران کے ایک مصنف ابن شادی (اسدآبادی) نے ۱۳۳۹ء میں ''مجمل التواریخ والقصص'' کے نام سے فارسی میں کتاب لکھی تھی۔ اسی نام سے ایک دوسری کتاب ۱۴۴۱ء میں بھی شائع ہوئی تھی۔ اس کا مصنف فخر الدین احمد تھا اور اس کتاب میں بھی خاکے موجود تھے۔ عثمانی حکمران مراد سوم نے ''سیار نبی'' کے نام سے ۱۳۸۸ء میں سیرت پر ایک کتاب مرتب کرائی تھی۔ یہ کتاب مصطفیٰ نام کے ایک غیر معروف مصنف نے لکھی تھی اور خلیفہ نے اس میں سیرت سے متعلقہ واقعات کے خاکے شامل کرائے تھے۔ اس کتاب کی اشاعت سے قبل ہی مراد سوم انتقال کر گیا۔ چنانچہ کتاب کا باقی کام اس کے پیش رو محمود سوم نے مکمل کرایا۔ یہ کتاب ۱۶؍جنوری ۱۵۹۵ء میں منظر عام پر آئی۔ یہ کتاب چھے جلدوں پر مشتمل تھی اور اس میں ۸۱۴ منی ایچرز تھے اور اسی طرح سلطان محمود نے ۴۳-۱۵۳۹ء میں واقعہ معراج پر ایک پینٹنگ تیار کرائی تھی۔ یہ پینٹنگ تبریز کے مقام پر تیار کی گئی تھی۔ اسلامی دنیا کے بعد عیسائیوں کی باری آتی ہے۔ یورپ کے مشہور دانشور دانتے کی شہرہ آفاق کتاب ''ڈیوائن کامیڈی'' میں بھی ایک گستاخانہ خاکہ شائع کیا تھا۔ ۱۶۸۳ء میں عیسائی مصنف الیگزینڈر روز نے ''اے ویو آف آل ریلیجنز ان دی ورلڈ'' کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی اور اس کتاب میں بھی اس

نے ایک خاکہ شائع کیا تھا اور ۱۹۷۱ء میں ''لائف آف محمد'' کے نام سے ایک کتاب چھپی تھی۔ اس میں بھی خاکہ موجود تھا۔ اٹلی کے شہر بولوگنا کے چرچ میں بھی آپ کا ایک امیج نصب ہے۔ یہ امیج ۱۵ ویں صدی میں بنایا گیا تھا۔ ۱۹۵۵ء میں نیویارک کے میوزیم میں ایک مجسمہ رکھا گیا تھا۔ اس مجسمے کے بارے میں یہ خبر پھیل گئی تھی کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے۔ پاکستان، مصر اور انڈونیشیا نے اس پر امریکہ کے سامنے شدید احتجاج کیا تھا اور اس احتجاج پر میوزیم سے یہ مجسمہ ہٹا دیا گیا تھا۔ امریکہ کی سپریم کورٹ میں دنیا کے نامور قانون سازوں کی شبیہات نصب ہیں۔ ان شبیہات میں سے ایک شبیہہ کے ایک ہاتھ میں کتاب ہے اور دوسرے میں تلوار۔ اس شبیہہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا جاتا ہے مگر عالم اسلام اس ''گڈ فیتھ'' کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ دنیا میں موجود ہر مسلمان کے خون کا ایک ایک قطرہ اور سانس کی ایک ایک تار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بندھی ہے اور ہم ان کی تصویر، شبیہہ اور سکیچ تو رہا ایک طرف، ان کے تصور تک کو بے ادبی سمجھتے ہیں۔ ہم لوگ تو وضو کے بغیر ان کے نعلین شریفین کے سکیچ تک کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ چنانچہ یہ اکیڈمک کی بجائے عقیدت، محبت اور عشق کا مسئلہ ہے اور عشق کی جنگ میں ہمیشہ جذبات کی فتح ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم لوگ اس شخص کو مسلمان ہی تسلیم نہیں کرتے جو نبی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کی مذمت نہیں کرتا۔

ہماری پارلیمنٹ تشکیل پا چکی ہے۔ اس موقع پر ملک کے سولہ کروڑ لوگوں کی خواہش ہے ہمارا نیا وزیراعظم ان گستاخوں کے خلاف پہلا بیان جاری کرے اور اسی طرح ہماری پارلیمنٹ کی پہلی قرارداد بھی ڈنمارک سمیت یورپ کے ان تمام گستاخ ممالک کے خلاف ہونی چاہیے جنھوں نے توہین رسالت کی یہ جسارت کی۔ یہ ایمان اور اسلام کا مسئلہ ہے اور اس ملک کے لوگ اس وزیراعظم اور اس پارلیمنٹ کو اسلامی اور مسلمان ماننے کے لیے تیار نہیں ہوں گے جو انھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا یقین نہ دلا دے۔ ہم سمجھتے ہیں ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عہدے اور مرتبہ سے بلند مقام نہیں دیتے اور اگر ہماری حکومت نے ایسا نہ کیا تو یقین کیجیے اس پارلیمنٹ میں برکت نہیں ہوگی اور یہ پارلیمنٹ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکے گی۔ چنانچہ نئی حکومت فوراً اپنی ذمہ داری پوری کرے۔

(مطبوعہ: روزنامہ ''ایکسپریس'' ۲۳ر مارچ ۲۰۰۸ء)

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762